© rasailojaraid.com



۱۴ ہائی اسکول، ۲۴ کالج اور ۵ پیشہ وارانہ اسکول ہیں۔ کیتھولک انتظام کے تحت ۴ ہسپتال، ۳۰ ڈسپنسریاں اور انسداد جذام کے دو مرکز موجود ہیں۔ وہاں ۸۰ ہزار پروٹسٹنٹ ہیں جو ۳۶۰ مشنری اداروں کو چلا رہے ہیں جن کے زیر انتظام تعلیم گاہیں اور ہسپتال قائم ہیں۔

ایک اندازے کے مطابق ۱۹۷۱ء سے اب تک ایک لاکھ سے زائد افراد عیسائی ہو چکے ہیں۔ جن میں ۵۰ ہزار مسلمان شامل ہیں۔ بہاری کیمپوں میں بھی خاصی تعداد نے ارتداد اختیار کیا ہے۔

اوپر کی رپورٹ میں جو نئی چالیں تجویز کی گئی ہیں، ان میں جسارت کی رپورٹ مزید اس خطرناک بات کا اضافہ کرتی ہے کہ عیسائی ہونے والے مسلمانوں کے نہ تو نام بدلے جائیں، نہ ان کو جامع مساجد میں نماز جمعہ پڑھنے سے روکا جائے، بلکہ انہیں اپنا نیا عقیدہ پوشیدہ رکھنے کی ہدایت کی جائے۔ یعنی اس طرح کام کیا جائے جیسے لکڑی کو دیمک لگ جاتی ہے۔

ہم نے یہ معلومات اس لیے عرض کی ہیں کہ مختلف ملکوں کی دینی شخصیتیں اور تنظیمیں، خصوصاً سعودی عرب اور کویت کے تبلیغی ادارے اس بارے میں گہری سوچ بچار کریں۔ ہو سکے تو فوری طور پر کانفرنس بلوائی جائے اور اس سیلابِ ارتداد کا سدباب کیا جائے۔

---

## (۳)

عالمِ اسلام اس لحاظ سے تو بڑے مبارک دَور سے گذر رہا ہے کہ مغربیت کے اثرات سے آزاد ہونے کے لیے جا بجا احیائے اسلام کی تحریکات ابھر رہی ہیں، لیکن ایسے ہی حالات میں مخالف قوتوں کی سرگرمیاں بھی بڑھ جاتی ہیں۔

اس وقت عالم یہ ہے کہ مصر اسرائیلی معاہدے کے طلسم کو کام میں لا کر مغرب نے عربوں کی وحدت کو کاری ضرب لگائی ہے۔ مصر جیسا اہم ملک باقی سب سے کٹ گیا ہے۔ ترکی کئی سال سے دفاعی اور اقتصادی لحاظ سے مشکل ترین دَور سے گذر رہا ہے۔ ایران سے امریکہ کا بوریا بستر اُٹھ چکا ہے، اور روس اس کا خلاء بھرنے کی جرأت نہیں کر سکتا۔ افغانستان اور یمن کے مسلمانوں کو دو دو محاذوں میں بانٹ کر انہیں ٹکرا دیا گیا ہے۔ پاکستان پہ پہلے (باقی برصفحہ ۴۶)

© rasailojaraid.com